Government of India, Ministry of HRD

مدرسوں میں عصری تعلیم فراہم کرنے کے لئے مرکزی حکومت کی امدادی اسکیم ۔فروری ۲۰۰۹

قومی تعلیمی پالیسی میں تعلیم کے ایک قومی نظام کا تصور شامل کیا گیا ہے، جس کی رو سے ایک متعین سطح تک تمام طلباء ذات، مذہب، زبان اور جنس کی تفریق کے بغیر مساوی معیاری تعلیم تک رسائی رکھتے ہیں۔ اس پالیسی میں نابرابری کو دور کرنے، اور جو لوگ ابھی تک تعلیمی پسماندگی میں مبتلا ہیں ان کی بنیادی ضرورت پر توجہ کر کے ان کے لئے مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ تعلیمی طور پر سماج کے پسماندہ طبقات کو مناسب مراعات دی جاتی ہیں۔

۲۔ تعلیمی طور پر پسماندہ اقلیتوں کو اوپر اٹھانے کے لئے قومی تعلیمی پالیسی میں تمام ممکنہ ذرائع فراہم کرنے کا عہد کیا گیا ہے۔ تعلیمی پسماندگی میں مبتلا مسلم اقلیت کے بچے مکتب، مدرسوں اور دارالعلوموں میں پڑھنے جاتے ہیں۔ جن کی قومی دھارے کے تعلیمی نظام میں شرکت بہت کم ہے۔ یہ ادارے کم وبیش مکمل طور پر مذہبی تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ ایسے طلباء کو جدید مضامین کی تعلیم تک رسائی فراہم کرنے کے لئے مرکزی حکومت مدرسہ اسکیم 1996 سے نافذ کر رہی ہے۔ دسویں پانچ سالہ منصوبے کے دوران نافذ کی گئی اسکیم کے مطابق اس کے دو اجزاء ہیں۔ تعلیمی طور پر پسماندہ آبادی کے لئے تعلیم فراہم کرنے والے اداروں کو ڈھانچہ جاتی (بنیادی) مدد اور روایتی مدرسوں و اداروں میں جدید مضامین کو متعارف کرانا۔

۳۔ اقلیتی تعلیمی اداروں کے جملہ مسائل کو دیکھنے اور اقلیتوں کے تعلیمی ایمپاورمنٹ کی صورت حال کو بہتر بنانے کے راستے اور طریقے تجویز کرنے کے لئے ۲۰۰۴ء میں حکومت نے نیشنل مانیٹرنگ کمیٹی فار مائنارٹیز ایجوکیشن (این ایم سی ایم ای) تشکیل دی تھی۔ اس کمیٹی نے کئی ریاستوں کا دورہ کیا اور مسلم اقلیتی طبقے کے قائدین، ماہرین تعلیم اور مدرسوں کے منتظمین سے گفتگو کی۔ ماہرین کی اس ٹیم نے مدرسوں کے طلباء کو اکیڈمک سرٹی فکیٹ فراہم کرنے کے لئے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ سے مربوط کرنے، پیشہ وارانہ تعلیم سے جوڑنے، جدید مضامین کی تعلیم کا معیار بہتر بنانے، اساتذہ کی تربیت کا نظام متعارف کرانے، اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے اور مسلم فرقہ کے تعلیمی پروگراموں کی نگرانی اور ان کے تئیں بیداری پیدا کے لئے ریاستی مدرسہ بورڈوں کو مضبوط کرنے کی تجاویز دیں۔

۴۔ مدرسوں میں معیاری تعلیم فراہم کرنے کی اسکیم این ایم سی ایم ای کے ماہرین کی سفارشات کو پیش نظر رکھتے ہوئے از سر شروع کی گئی ہے۔

بجٹ کا بندوبست:

۵۔ اس اسکیم کے لئے ۱۱ ویں پانچ سالہ منصوبے میں منصوبہ بندی کمیشن کے ذریعہ بجٹ میں کئے گئے بندوبست کے مطابق ۳۲۵ کروڑ روپے کی رقم تجویز کی گئی ہے۔

مقاصد:

۶ (الف)۔ اس اسکیم کا مقصد روایتی اداروں جیسے مدرسوں اور مکتبوں کو مالی مدد دیکر سائنس، ریاضی، سماجی علوم، ہندی اور انگریزی زبان کو اپنے نصاب میں شامل کرنے کے لئے ترغیب دینا ہے تاکہ ان اداروں میں پڑھنے والے طلباء میں درجہ اول سے بارہویں درجہ تک کی استعداد پیدا ہو جائے۔ تاہم روایتی مدرسوں اور مکتبوں کو جدید بنانے کا یہ عمل رضا کارانہ ہوگا۔

(ب)۔ یہ اسکیم ان اداروں کے طلباء کو قومی نظام تعلیم کے ہم پلہ (ہم آہنگ) تعلیم حاصل کرنے، خصوصاً سیکنڈری اور سینئر سیکنڈری سطح کے لئے مواقع فراہم کرے گی۔ یہ ان اداروں میں پڑھنے والے بچوں کو تعلیم کی اعلیٰ تر سطح تک پہنچنے کے لائق بنائے گی اور ان کے لئے جاب کے بہتر مواقع کھولے گی۔ مدرسے، مکتبے اور دارالعلوم پرائمری اور مڈل سطح کی تعلیم کے لئے یا اور سیکنڈری اور سینئر سیکنڈری سطح کی تعلیم کے لئے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ سے منظور شدہ اسٹڈی سینٹر بننا چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔ ان مقاصد میں معاون سرگرمیوں کو انجام دینے کے لئے بھی مکتبوں اور مدرسوں کو مدد فراہم کی جائیگی۔

(پ)۔ یہ اسکیم ان اداروں میں پڑھنے والے طلباء کو جاب مارکیٹ میں داخل ہونے اور آزادانہ روزگار کے مواقع فراہم کرنے کی خاطر، پیشہ وارانہ تربیت

(ت)۔ یہ اسکیم مدد کے طلب گار ریاستی مدرسہ بورڈوں کو بھی مدرسوں کی جدید کاری کے پروگرام کی نگرانی اور مسلم فرقے میں تعلیم کے تئیں بیداری لانے کا اختیار دیکر مضبوط کرے گی۔

(ث)۔ اس اسکیم کے تحت تقرر پانے والے اساتذہ کو سائنس، ریاضی، سماجی علوم، ہندی اور انگریزی کے جدید مضامین کی تعلیم دینے اور ان کی تدریسی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لئے یہ اسکیم اساتذہ کی تربیت کی خدمات بھی فراہم کرے گی۔

احاطہ (کوریج)

۷۔ SPQEM یعنی یہ اسکیم طلب پر مبنی اسکیم ہے۔ ۱۱ویں منصوبے کی مدت کے دوران یہ پورے ملک میں کل ساڑھے چار ہزار سے لیکر چھ ہزار مدرسوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کرے گی اور تقریبا ساڑھے تیرہ ہزار سے اٹھارہ ہزار اساتذہ کو اعزازیہ فراہم کرے گی۔

۸۔ اس اسکیم میں پہلے سے چلے آرہے مدرسوں کو مدد جاری رکھنے کے لئے نئی مدد اور نئے مدرسوں کی مدد شامل ہوگی۔ توقع ہے کہ مدرسوں کے تقریباً ۱۰ لاکھ طلباء اس اسکیم کی مدد سے اپنی روایتی تعلیم کے ساتھ جدید تعلیم حاصل کریں گے۔

طریقہ کار اور مالیاتی انداز

مکتبوں/مدرسوں/دارالعلوموں کو دی جانے والی مالی امداد میں مندرجہ ذیل آئٹم شامل ہوں گے۔

(الف)۔ سائنس، ریاضی، سوشل اسٹڈیز، لینگویجز (لسانیات)، کمپیوٹر ایپلی کیشن اور سائنس کی تدریس کے لئے اساتذہ مقرر کرنے کے واسطے کم سے کم دس طلباء پر ایک فل ٹائم گریجویٹ ٹیچر کے لئے چھ ہزار روپے مہینہ اور پوسٹ گریجویٹ/بی ایڈ ٹیچر کے لئے بارہ ہزار روپے مہینہ۔ ریاستی حکومت/مدرسہ بورڈ اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ زیادہ طلباء کے اندراج والے بڑے مدرسے بہتر کوالیفائڈ ٹیچر کا تقرر کریں۔

(ب)۔ ہر مدرسے کو لائبریری/بک بینک، اور پرائمری/مڈل/سکنڈری اور سینئر سکنڈری سطح پر تعلیم و تربیت کا سامان فراہم کرنے کے لئے ایک بار پچاس ہزار روپے اور سالانہ پانچ ہزار روپے دئے جائیں گے۔

(پ)۔ سائنس، میتھ اور دوسرے مضامین کے لئے تربیت کے لازمی آلہ جات خریدنے کے لئے زیادہ سے زیادہ ۱۵ ہزار روپے کی گرانٹ دی جائیگی۔

(ت)۔ مدرسوں میں سکنڈری/سینئر سکنڈری سطح پر سائنس/کمپیوٹر لیب/ورکشاپ قائم کرنے کے لئے ہر ایک پر زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ روپے یکمشت اور دیکھ ریکھ یا خرچ ہونے والے سامان کی خریداری کے لئے پانچ ہزار روپے ماہانہ دئے جائیں گے۔

(ث)۔ اس اسکیم کے تحت مقرر اساتذہ کی تدریسی صلاحیتوں کو فروغ دینے کی غرض سے ٹیچر ٹریننگ پروگرام منعقد کرنے کے لئے مالی مدد فراہم کی جائیگی۔ یہ ٹریننگ SCERTs/DIETs/BRCs وغیرہ کے ذریعے گروپوں میں دی جائیگی، اور اس مقصد کے لئے فنڈ ریاستی حکومت کے توسط سے تربیت دینے والے ادارے کو دیا جائیگا۔ ٹریننگ لینے والے ایک ٹیچر پر ایک سو روپے روزانہ کے حساب سے زیاہ سے زیادہ ۱۵ دن کی رقم ٹریننگ دینے والے ادارے کو ٹریننگ کے اخراجات و ٹرینی ٹیچر کے ٹی اے/ڈی اے کے لئے دیا جائیگا۔

(ج)۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ سے تعلیم لینے کے خواہش مند ہر طالب علم کو نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ میں رجسٹریشن کرانے، امتحان کی فیس ادا کرنے اور انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے بھیجے گئے اسٹڈی میٹیریل کی رقم ادا کرنے کے لئے سو فیصد مالی مدد دی جائیگی۔

(چ)۔ مدرسے این آئی او ایس کی طرف سے کرائے جانے والے پیشہ وارانہ کورسز کے لئے بھی، اس کے قواعد و ضوابط پورے کرنے کے بعد درخواست

اہلیت کی شرائط

۹۔ایسے مدرسے جو کم سے کم تین سال سے قائم ہوں اور مرکزی یا صوبائی قوانین کے تحت، یا مدرسہ بورڈ میں یا وقف بورڈ میں یا نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ میں رجسٹرڈ ہوں اس پروگرام کے تحت مدد کے مستحق ہوں گے۔

۱۰۔ایسے مدرسے جو فاصلاتی طریقہ تعلیم سے استفادہ کے خواہش مند ہوں اور حکومت سے گرانٹ لیتے ہوں، انہیں این آئی او ایس سے منظوری لینی ہوگی۔ جو مدرسے اس اسکیم کے تحت ریاستی یا مرکزی حکومت میں درخواست گزار ہوں، انہیں ریاستی مدرسہ بورڈ یا این آئی او ایس سے منظوری یا الحاق کا دستاویزی ثبوت جمع کرنا ہوگا۔اس مقصد کے لئے مدرسہ این آئی او ایس کو منظوری/الحاق کی درخواست بھیجے گا۔ایک بار جب مدرسہ این آئی او ایس سے اسٹڈی سینٹر کے طور پر منظور ہو جائیگا تو اس کے بعد این آئی او ایس ان مدرسوں میں اسٹڈی سینٹر کی اکیڈمک سرگرمیوں کو انجام دینے کے لئے تمام ضروری قدم اٹھائے گا۔

۱۱۔اس اسکیم کے تحت مقرر اساتذہ کے لئے ٹریننگ کا انتظام SCERTs/DIETs/BRCs کے ذریعہ گروپوں میں کیا جائیگا، اور اس مقصد کے لئے فنڈ ٹریننگ دینے والے اداروں کو ریاستی حکومت کے توسط سے فراہم کیا جائیگا۔اور سینٹرل گرانٹ ان ایڈ کمیٹی کو سالانہ اس کا حساب دیا جائیگا۔

۱۲۔جن مدرسوں کو اساتذہ کے آنریریم کے لئے ریاستی حکومت سے رقم حاصل ہوتی ہے، اس اسکیم کے تحت تنخواہ کے اہل نہیں ہوں گے۔

۱۳۔جو مدرسے ٹیچر ٹریننگ، درسی کتابوں، کمپیوٹر، سائنس/میتھ کے آلہ جات کے لئے کسی ریاستی حکومت/مرکزی اسکیم سے مالی مدد حاصل کر رہے ہیں اس اسکیم کے تحت اس مقصد کے لئے کچھ حاصل کرنے کے اہل نہیں ہوں گے۔

فنڈنگ کے طریقے اور دیگر شرائط

۱۴۔مرکزی حکومت ااویں پنج سالہ منصوبہ کے دوران اس اسکیم کے تحت ۱۰۰ فیصد فنڈ فراہم کرے گی۔

۱۵۔اس اسکیم کے تحت مالی مدد ریاستی حکومت/یونین ٹیریٹریز ایڈمنسٹریشن، جس کے دائرہ اختیار میں ادارہ قائم ہے، کے توسط سے سالانہ دی جائیگی۔

۱۶۔فنڈ اسکیم کے قواعد کے مطابق فراہم کئے جائیں گے۔اسکیم کے تحت بجٹ کی تخصیص آوٹ لمٹس (بیرونی حد) کے مطابق ہوگی اور ریلیز مستفید ہونے والے اصل لوگوں کے مطابق ہوگی۔

۱۷۔گرانٹ ایسی تنظیموں/اداروں کے لئے قابل تسلیم ہوگی جو اکاؤنٹس کی تصدیق شدہ اور اپ ڈیٹیڈ تفصیلات اس طرح جمع کریں گے گزشتہ سال حاصل کی گئی گرانٹ کے بارے میں ہر جز کی الگ تفصیل ظاہر ہو۔ازسرنو گرانٹ کا کوئی دعویٰ قابل قبول نہیں ہوگا اگر وہ سابقہ گرانٹ کے ایک سال کے اندر پیش نہ کیا جائے۔

۱۸۔آرگنائزیشن کی سرگرمیوں اور اکاؤنٹس کا ریکارڈ طلب کرنے پر مرکزی/ریاستی حکومت کو جائزے کے لئے پیش کرنا ہوگا۔

۱۹۔ریاستی حکومت اور گرانٹ حاصل کرنے والا ادارہ کارکردگی کی سالانہ رپورٹ اور رقم کے استعمال کے سرٹی فکیٹ جمع کریں گے اور مرکزی حکومت، کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس یا کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل یا ان کے نامزد کردہ نمائندے کے ذریعے اپنی مالیات کی جانچ کا دروازہ کھلا رکھیں گے۔

۲۰۔جب کبھی ضروری سمجھا جائے گا، مرکزی حکومت امداد پانے والے ادارے کی کسی بھی وقت جانچ کرے گی۔

تنفیذ اور نگرانی

۲۱۔مندرجہ ذیل طریقہ کار اختیار کیا جائے گا۔

۱) اسکیم کا نفاذ ریاستی حکومت کے ذریعہ کیا جائے گا۔مالی امداد کی تمام درخواستیں ضابطہ کے مطابق ریاستی حکومت کے ذریعہ ایک مجوزہ درخواست فارم پر لی جائینگی۔ریاستی حکومت ان کی توثیق حکومت ہند کو بھیجے گی۔

ایڈ کمیٹی تشکیل دے گی اوراس میں وزارت فروغ انسانی وسائل کے ایک نامزد کردہ نمائندے کوشامل کریں گی ۔

۳) ریاستی حکومت سے تجاویز موصول ہونے پرایچ آر ڈی منسٹری میں قائم گرانٹ ان ایڈ کمیٹی ان پر میرٹ کی بنیاد پر غور کرے گی اور منظوری دے گی۔

۴) مرکزی گرانٹ کمیٹی مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگی:
سکریٹری، ڈیپارٹمنٹ آف ایس ای اینڈ ایل ،چیئرمین ، جوائنٹ سکریٹری، ڈیپارٹمنٹ آف ایس ای اینڈ ایل ،ممبر سکریٹری، فائنانشیل ایڈوائزر ایچ آر ڈی ، مدرسہ ایجوکیشن مینجمنٹ ربورڈ کے ایک ردونمائندے، ایک سرکردہ ماہر تعلیم ، وزارت داخلہ (پالیسی اینڈ پلاننگ) ، وزارت برائے اقلیتی اموراور متعلقہ ریاستی حکومت، جس کی تجویز زیرغور ہو، کے نمائندے

۵) حکومت ہنداور ریاستی حکومت ریونین ٹیریٹریز انتظامیہ اسکیم کی نگرانی کریں گی اوراس کا جائزہ لیں گی۔ نیشنل اوپن اسکول میں شریک ہونے والے طلباء کی تعداد اوران کے معیاری ارتقاء پرمبنی رپورٹ (فیڈ بیک) ریاستی حکومت ریوٹی ایڈمنسٹریشن رمدرسہ بورڈ کے ذریعہ تیار کی جائے گی اور مرکزی گرانٹ کمیٹی کے سامنے پیش کی جائے گی۔ مرکزی گرانٹ کمیٹی اسکیم کی پیش رفت کا جائزہ لینے اوراس کی افادیت متعین کرنے کا مناسب انتظام کرے گی۔ اسکیم کے نفاذ کے دوسال بعداس کی افادیت کا آزادانہ اور گہرائی کے ساتھ جائزہ لیا جائے گا۔